تذکرۃ الحفاظ

INSTITUTE OF ISLAMIC STUDIES
Date 12 SEP 1979
MUSLIM UNIVERSITY ALIGARH

(جسمیں)

پیارے دیندار مسلمانوں اور خاصکر حافظوں کو قرآن پاک کی تلاوت کا بیحد شوق دلایا گیا ہی

(جسکو)

مولانا حافظ عبدالاول صاحب جونپوری مدظلہ نے بڑی بڑی معتبر کتابوں سے انتخاب کرکے لکھا ہی

(باہتمام)

[illegible]الولی خلف علامہ آسی مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی مدظلہ

297.127
A95TH

آسی پریس واقع محمود نگر لکھنؤ میں چھپا

INSTITUTE OF ISLAMIC STUDIES
12 SEP 1979

20

ولکل درجٰت مما عملوا

پیارے دیندار مسلمانون اور خاصکر حافظون کو قرآن پاک کی تلاوت کا بیحد شوق دلانے والا متبرک رسالہ

١٣٤٤ھ

تذکرۃ الحفاظ

١٩٢٦

جسکو مولانا حافظ عبدالاول صاحب جونپوری مدظلہ نے بڑی بڑی معتبر کتابون سے انتخاب کرکے لکھا ہے - باہتمام محمد عبدالولی

اسی پریس لکھنؤ مین چھپا

فہرست مضامین تذکرۃ الحفاظ

مضامین رسالہ	صفحہ
فاتحہ در سبب تالیف رسالۂ ہذا۔	۳
ذکر ماخذ رسالۂ ہذا۔	۵
مقدمۂ رسالۂ ہذا۔	″
ذکر نیت۔	″
قرآن آہستہ پڑھے یا جہر سے۔	۶
قرآن دیکھکر پڑھے یا زبانی۔	۷
حفظ قرآن کا بیان۔	۸
اوقات تلاوت قرآن۔	۹
ختم قرآن کی مدت۔	۱۰
صحت پڑھنے کا بیان۔	″
تکرار آیت کا بیان۔	
تلاوت قرآن کے آداب۔	۱۳
منازل قرآن مجید۔	۱۶
گزارش مؤلف۔	۱۷
ذکر اکابر حفاظ قرآن۔	۱۸
مغرب و عشا کے درمیان ایک ختم پڑھنا۔	″

مضامین رسالہ	صفحہ
لطیفہ عجیب۔	۱۹
مغرب و عشا کے درمیان دو ختم پڑھنا۔	۲۰
مغرب و عشا کے درمیان ایک ختم پڑھنا	″
ابن جوزی کا مبارک تذکرہ۔	۲۳
چار عجیب لطیفے۔	۲۴
رات دن مین آٹھ ختم پڑھنا۔	۲۵
رات دن مین ستر ہزار ختم پڑھنا۔	″
ساڑھے سات گھڑی مین پورا قرآن پڑھنا۔	″
کرامت حضرت شیخ مدین قدس سرہ۔	۲۷
مغرب و عشا کے درمیان پانچ ختم پڑھنا۔	″
رات دن مین ساٹھ ہزار تین سو ختم پڑھنا۔	″
عجیبہ موسیٰ بن ماہین کی کرامت مین۔	″
قصہ عجیب۔	۲۸
ذکر اکابر حفاظ شہر جونپور۔	″
تعداد مدارس جونپور در سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔	۲۹
ذکر مدرسۂ حنفیہ جونپور۔	″

CHECKED 1992

Scanned by AHAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتحہ

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ مجتہدین۔ فقہا۔ محدثین کے زمانہ مین (جوکہ اسلام کے ترقی کا زمانہ تھا) اسلام کے ہر جزو مین نمایان ترقی ہی نظر آتی تھی۔ عبادت۔ ریاضت۔ مجاہدت۔ حمیت۔ حمایت۔ مروت۔ سخاوت۔ شجاعت۔ احیاے سنت۔ ارغام رسوم جاہلیت۔ قومی خدمت۔ ہمدردی۔ تقوا۔ تحدیث۔ افتار۔ احتیاط۔ ہر بات مین ترقی تھی۔ اب لفحوائے ہر کمالے را زوالے۔ ہر اسلامی کامون مین سستی کاہلی تنزلی انحطاط ادبار ہی نظر آتا ہی۔ اب صرف گندم نمائی جوفروشی ہی کمال سمجھا جاتا ہی اور اسی کے ابناے زمانہ عادی بھی ہو گئے ہین۔ اُس خیر القرون مین نہ تو یہ ذکر جلی وخفی کے جھگڑے تھے نہ تصور شیخ وشغل برزخ کے مسئلے۔ نہ آج کل ایسے نئے نئے ڈھنگ کے صوفیانہ کرشمے۔ بلکہ سب ایک ہی رنگ مین ڈوبے ہوے ایک ہی سیدھی لکیر کے فقیر تھے۔ نہ نئی نئی ایجادون اور انواع اقسام کی اختراعون سے کام لیا جاتا تھا۔

نہ طبلے ستا۔ ڈھول ومزمار۔ حال قال۔ سماع راگ۔ کا نام تھا۔ صرف اخلاص ومحبت کے ساتھ خدا کا ذکر اور اُسیکا نام جپا جاتا تھا۔ اُس زمانے مین خدا کی یاد اور اُسکی عبادت کے تین ہی طریقے مروّج تھے۔ نماز۔ تلاوت قرآن۔ تسبیح وتہلیل۔ ہمارے اِس زمانے مین صرف آخر الذکر طریقہ کو (جسمین کبھی کبھی نمود اور ریا کو بھی دخل ہوجایا کرتا ہی) لوگون نے اختیار کرلیا ہی اور اسمین اسقدر اِفراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہی کہ خدا کی پناہ۔

پہلے دو طریقون (نماز وتلاوت قرآن) سے لوگ ایسا غافل ہو بیٹھے ہین کہ گویا وہ خدا کی عبادت ہی نہین۔ نہ اُسکا کوئی تذکرہ کرتا۔ نہ کہین اُسکا چرچا ہوتا۔ نہ کوئی اُسکا گرویدہ پایا جاتا **مصرع**

آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت ٭ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ

حالانکہ ان دونون عبادتونکی جیسی فضیلت اور انمین جسقدر ثواب ہی اسکا بیان کرنا نہایت دشوار ہی۔ یہ فقیر اپنے معلومات کے موافق اکثر مجالس وعظ مین اسکے متعلق بہت کچھ بیان کرتا اور پیارے مسلمان بھائیون کو جسقدر ممکن ہوتا ان دونون عبادتون کی ترغیب وتحریص دلاتا رہتا ہی۔ ان دنون بعض احباب نے خواہش کی کہ اس مضمون کا اگر کوئی رسالہ اُردو زبان مین لکھا جائے تو بہت مفید ہوگا اور حاضر وغائب سب کو بیحد فائدہ پہونچے گا۔ گویا یہ رسالہ عبادت خدا کی طرف لوگون کو بلائے گا اور شوق دلائے گا۔ اسیلئے فقیر نے اِن دونون مضمون کے علیحدہ علیحدہ دو رسالے لکھے۔ ایک رسالہ جو نماز کے متعلق تھا اسکے قبل شائع ہوچکا۔ جسکا نام تذکرۃ المصلین ہی۔

اب یہ دوسرا رسالہ تلاوت قرآن کے متعلق شائع کیا جاتا ہی۔ خداوند کریم اسکو درجہ قبولیت کا عطا فرمائے اور مسلمانون کے دلون مین اسکے ذریعہ سے تلاوت قرآن پاک کا کمال شوق و ذوق پیدا کرے آمین۔ خاکسار **عبد الاول**۔

ماخذ رسالۂ ہذا

تذکرۃ الحفاظ - تاریخ ابن خلکان - طبقات کبریٰ - خزینۃ الاسرار - اقامۃ الحجۃ - حدائق حنفیہ - سبحۃ المرجان -

مقدمہ

یہان چند ضروری باتین مین نے اپنے رسالہ حق القرآن سے انتخاب کر کے لکھدی ہین جنکو زیادہ تفصیل وتحقیق کی ضرورت ہو وہ اُس رسالہ مین دیکھین -

ذکر نیت

عبادت کی دو قسم ہین - ایک قربت محضہ جیسے نماز - روزہ - زکوۃ - حج - اسمین نیت شرط ہی دوسرے وسیلۂ قربت محضہ جیسے وضو - غسل - اقامتہ - اذان - تعلیم قرآن - اسمین حنفیہ کے نزدیک نیت شرط نہین ہی - اور شافعیون کے نزدیک بغیر نیت کے یہ بھی صحیح نہونگی - اُن کے نزدیک صحت عمل کے واسطے نیت شرط ہی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات حدیث مین ہی اور حدیث[1] صحیح مین ہی کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کو اُسکی نیت کے موافق اجر دیگا - اور یہ بھی وارد ہی کہ اللہ تعالی بغیر نیت کے کوئی عمل قبول نہین کریگا - واضح رہے کہ نیت فعل قلب ہی - اور قلب[2] اشرف اعضا ہی اور فعل اشرف کا اشرف ہوگا اسلیے کہ مقصود عبادت سے دلون کا روشن کرنا ہی

[1] جسکو امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور بیہقی اور حاکم اور بغوی اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی ۱۲
[2] حدیث مین آیا ہی قلب المومن عرش اللہ تعالی - اور یہ بھی وارد ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبد المومن - اور انسانی اعضا مین سب سے قلب کی خلقت ہی تو اسکا اشرف ہونا ثابت ہی ۱۲ منہ

اور نیت سے یہ فائدہ ہوتا ہی کہ آدمی ریا سے جو اخلاص کا مانع ہی بچے - اور عبادت بلا اخلاص کے قبول نہین ہوتی اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ تو ہر عمل کے کرتے وقت خدا کی رضامندی کا خیال رکھا جائے - قرآن کی تلاوت کے وقت اسیکی رضامندی کا قصد کرے اور اپنے کو ریا و سُمعہ سے بچائے - جو عمل غیر خدا کے لیے کیا جائے وہی ریا ہی - حدیث مین ہی کہ جنت ریاکار پر حرام ہی - اور جسنے عمل مین ریا کیا اُسنے شرک کیا - رسول اکرم نے ریا کو شرک اصغر اور شرک خفی فرمایا ہی - امام سیوطی نے اتقان مین لکھا ہی کہ تلاوت قرآن مین اور اذکار اور اوراد کی طرح نیت کی ضرورت نہین ہی مگر جب نذر کرے اُسوقت نیت ضروری ہی -

قرآن آہستہ پڑھے یا جہر سے

یہ امر بھی نیت اور اخلاص اور وقت پر موقوف ہی - اگر حضور قلب اور نیت صادقہ خالصہ ہو اور ریا کا خوف نہو اور نائم اور مصلی کو تکلیف نہو تو بہتر ہی کہ قرآن جہر سے پڑھا جائے تاکہ دین کا اظہار ہو اور دل کا وسواس دور ہو - اور جو لوگ گھرون مین یا دُکانون مین ہون اُنکے کانون مین قرآن کی آواز پہونچے - اور وہ بھی قرآن کی برکت پائین - اور تاکہ رطب و یابس چیزین جو پڑھنے والے کی آواز سنین وہ قیامت کے روز اُسکے واسطے گواہ بنین - یہی وجہ ہی کہ بعض مشائخ ذکر جہر کو ذکر خفی سے افضل بتلاتے ہین - مگر ذکر خفی کی افضلیت مین بہت سی حدیثین اور دلیلین ہین اور اَصحّ یہی ہی کہ دعا اور ذکر خدا آہستہ ہی ہونا چاہیے کہ اسمین اخلاص بھی زیادہ ہوتا ہی اور ریا کا مطلق اندیشہ نہین ہوتا - اور ذکر خفی کا درجہ ستّر درجہ ذکر جہر سے زیادہ ہی - حدیث شریف مین ہی خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ اور بیہقی کی روایت مین حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہی کہ رسول اکرم نے فرمایا ہی الذِّکْر

الَّذِی لا تسمعہ الحفظۃ یزید علی الذی تسمعہ الحفظۃ سبعین ضعفا- یہی فضیلت
دعا کے واسطے ہی کہ آہستہ دعا کرنا افضل ہی اور زور سے دعا کرنے کے برابر ہی جیسا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی دعوۃ فی السر تعدل سبعین دعوۃ فی العلانیۃ اور ترغیب
مین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہی قالت لان اذکر اللہ فی نفسی مرۃ واحدۃ احب
الیّ من ان اذکرہ بلسانی سبعین مرۃ یہان ذکر اور دعا کے متعلق اور کچھ کہنے
کی ضرورت نہین ہی- یہان قرآن کے جہر سے پڑھنے کی بات ہی- پس مصابیح کی حدیث جو عقبہ بن
عامر سے مروی ہی اسکا ذکر ناکافی ہی- رسول کرم نے فرمایا ہی الجاھر بالقراٰن کالجاھر
بالصدقۃ والمسر بالقراٰن کالمسر بالصدقۃ اور روح البیان مین سورہ مزمل
کی تفسیر مین ہی کہ جب آنحضرت کے صحابہ اکٹھا ہوجایا کرتے تھے تو وہ لوگ اپنون مین سے
ایک شخص کو حکم کرتے تھے تو وہ ایک سورہ قران کا پڑھتا تھا- جب خوف ریا کا نہو اور
نیت خالص ہو اور یہ مقصود ہو کہ میرے دونون کان میرے رب کے کلام کو سنین- اور میرا
دل جاگے کہ تدبر اور تفہم معانی کر سکے اور میری نیند دور ہو- اور سونے والا نماز کے لیے اُٹھے
تب جہر سے پڑھنا افضل ہوگا کہ بغیر زور سے پڑھے ہوئے یہ مقصود حاصل نہوگا چونکہ ایسے جہر سے
پڑھنے مین نیت خیر بہت سی ہین تو بسبب کثرت نیتون کے یہ عمل افضل ہوگا اور اسکا ثواب بھی
زیادہ ملیگا- اور حدیث شریف مین ہی جو قرآن کی ایک آیت سُنے گا تو وہ قیامت کے روز
سننے والے کے واسطے نور ہوگی-

قرآن دیکھکر پڑھے یا زبانی

قرآن دیکھکر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہی کہ قرآن کا دیکھنا بھی عبادت ہے- بیہقی

وطبرانی کی حدیث مین ہی کہ زبانی قرآن پڑھنے کا ثواب ایک ہزار درجہ اور دیکھکر پڑھنے کا ثواب دو ہزار درجہ ہی اور ابن مردویہ کی حدیث مین ہی کہ قرآن دیکھکر پڑھنے کی فضیلت زبانی پڑھنے پر ایسی ہی جیسے فضیلت فرض نمازون کی نفل نمازون پر ہی - اور عبادہ بن صامت رضہ سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل عبادۃ امتی قراءۃ القرآن نظرًا احیاء العلوم مین ہی کہ حضرت عثمان رضہ دیکھکر اسقدر تلاوت قرآن کیا کرتے تھے کہ اُنکے دو قرآن پڑھتے پڑھتے پھٹ گئے اور اکثر صحابہ دیکھکر قرآن پڑھا کرتے تھے - حضرت ابن عمرؓ اور عکرمہؓ وغیرہ صحابہ ہمیشہ دیکھکر تلاوت کیا کرتے تھے - دیکھکر پڑھنے مین آنکھ کو بھی عبادت مین حصہ ملتا ہی - اور تدبر اور تفکر بھی زیادہ ہوتا ہی جسکو زبانی پڑھنے مین تدبر ہو وہ زبانی پڑھے - صحابہ اسکو مکروہ جانتے تھے کہ ایک روز گذر جائے اور قرآن کھولکر آنکھ سے نہ دیکھین - اور قرآن چاہے دیکھکر پڑھے یا زبانی پڑھے معنے سمجھکر پڑھے یا بغیر سمجھے پڑھے تلاوت قرآن کا ثواب بندہ کو ضرور ملیگا کیونکہ قرآن کے الفاظ کا پڑھنا ہی عبادت ہی حدیث مین ہی کہ جو ایک آیت قرآن کی پڑھے یا ایک آیت سُنے تو اُسکے واسطے قیامت کے روز ایک نور ہوگا - اور یہ خوب معلوم ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قرآن زبانی ہی پڑھتے تھے اور صحابہ کو زبانی ہی یاد کرایا کرتے تھے - آپ سے بہت سے صحابہ نے قرآن یاد کیا ہی - سب کو آپ نے زبانی ہی یاد کرایا - اس زمانہ کی طرح آپ کے وقت مین قرآن لکھا ہوا نہین تھا کہ لوگ دیکھ دیکھ کر سبق پڑھتے اور یاد کرتے -

حفظ قرآن

قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ - اور نفل نماز سے افضل ہی - اور بعض متاخرین نے یہ فتوا دیا ہی کہ حفظ قرآن کا شغل فرض کفایہ علوم کے شغل سے افضل ہی - امام احمد اور ترمذی اور حاکم اور طبرانی

اور بیہقی اور ابن مردویہ کی روایت ابن عباسؓ سے یون ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی اِنَّ الذی لیس فی جوفہ شئ من القرآن کالبیت الخراب جس کے
دل مین کچھ قرآن نہو تو وہ ویرانے اُجاڑ گھر کی طرح ہی۔ اور ابو اُمامہ کی حدیث مین ہی کہ اللہ تعالی
عذاب نکریگا اُس دل کو جسنے قرآن یاد کرلیا ہو۔ اور حضرت جابر کی حدیث مین ہی کہ رسول اکرم نے فرمایا
کہ جب حافظ مرتا ہی تو خداوند کریم زمین سے فرماتا ہی کہ اسکے گوشت کو نہ کھانا تو زمین کہتی ہی کہ خداوندا مین اسکے
گوشت کو بھلا کھاسکتی ہون۔ کہ تیرا کلام اُسکے اندر ہی (یعنے وہ حافظ ہی) اتقان مین حضرت علیؓ سے مروی ہی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قرآن کو زبانی یاد کرلیا اور اُس کے حلال کو حلال اور اُسکے
حرام کو حرام سمجھا تو اُسکو اللہ تعالی بہشت دیگا اور وہ اپنے گھر والون مین سے دس گنہگار کی شفاعت کرکے
بخشوالیگا۔ اور بخاری کی حدیث مین ہی کہ جو قرآن یاد کرتا ہوا مرجاے تو ایک فرشتہ آکر قبر مین اُسکو قرآن یاد
کرائیگا اور قیامت کے روز جب وہ قبر سے اُٹھے گا تو حافظ ہوکر اُٹھیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کئی صحابہ کو قرآن یاد کرایا تھا جیسے حضرت عثمانؓ۔ تمیم دارئؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ زید بن ثابتؓ
ابن مسعودؓ۔ ابو موسی اشعریؓ وغیرہ وغیرہ۔ آپکے زمانے مین حافظون کو قرّاء کہتے تھے۔ آنحضرتؐ خود
صحابہ کو قرآن اسی ترتیب سے یاد کراتے تھے جیسا کہ اب ہی۔ اور جبرئیل علیہ السلام آنحضرتؐ کو بتایا کرتے
تھے کہ فلان آیت کے بعد فلان آیت ہی۔ چنانچہ آنحضرتؐ و صحابہ اُسی تعلیم کے موافق پڑھا کرتے تھے۔
آنحضرتؐ نے قرآن پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہی۔ مگر اس زمانے کے گندہ مغزون نے
اسکو اُڑادینا چاہا ہی مگر اس سے ہوتا کیا ہی وہ خود ہی اُڑجائینگے وَیَابَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ

اوقات تلاوت قرآن

قرآن کی تلاوت کا افضل اور عمدہ وقت رات کا ہی۔ رات کا وقت عمدہ اسواسطے مانا گیا ہی

کہ رات کو خوب دلجمعی اور اطمینان قلب ہوتا ہی۔ اور رات کو دنیاوی شغلہ بھی نہین رہتا اور ریا کا بھی خوف نہین ہوتا۔ اور رات کی فضیلت مین حدیث بھی وارد ہی۔ اور رات کے عمدہ اور بہتر وقتون مین سے مغرب اور عشا کے درمیان کا وقت ہی۔ اور دن کو تلاوت کا عمدہ وقت بعد نماز صبح کے ہی۔ اور تلاوت قرآن کا افضل طریقہ یہ ہی کہ نماز مین پڑھے اور یہ مسجد مین ہو جیسا کہ امام نووی محدث نے اسکی تصریح کی ہی۔ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اکابر اولیاء اللہ نماز ہی مین پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ جو نماز مین کھڑا ہو کر قرآن پڑھے تو اسکو ہر حرف کے بدلے مین پچاس نیکیان ملین گی اور نماز کے علاوہ باوضو جو قرآن پڑھے گا اسکو پچیس نیکیان ملینگی۔ اور جو بے وضو زبانی پڑھیگا۔ اسکو دس نیکیان ملینگی رسول اکرم رات ہی کو نماز مین قرآن پڑھتے تھے۔ اسی طرح حضرت عثمان رضؓ۔ تمیم داری رضؓ۔ ابن مسعود رضؓ۔ ابو درداء رضؓ۔ اور عروہ بن زبیر رضؓ۔ اور سعید بن جبیر رضؓ اور امام ابو حنیفہ۔ اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور منصور بن زاذان اور حسین بن صالح۔ اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم بھی پڑھتے تھے۔

تلاوت کا افضل طریقہ

ختم قرآن کی مدت

آنحضرت نے ایک مہینے۔ پچیس روز۔ پندرہ روز۔ سات روز۔ تین روز مین ختم کرنے کو فرمایا ہی جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہ کی روایت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے ہی۔ تین روز سے کم مین جو پورا قرآن پڑھے گا وہ قرآن کے معنے اچھی طرح نہ سمجھے گا۔ اسلیے کہ جلدی اور تیزی کے سبب سے تدبر اور تفکر نہ کرسکے گا جو قرآن پڑھنے کا اصلی مقصود ہی۔ اسی وجہ سے ایک گروہ نے تین روز سے کم مین ختم کرنے کو مکروہ سمجھا ہی۔ لیکن دوسرے گروہ نے اسکو اختیار نہین کیا اسوجہ سے کہ موافق صحیح قاعدہ اصول کے کہ مفہوم عدد کا اعتبار نہین اور نہ وہ حجت ہی تو وہ لوگ ایک دن رات مین ختم کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے گروہ کے لوگ جنکا تدبر بہت بڑھا ہوا تھا

لے اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ کے استاد جناب ابو اسحٰق سبیعی عمر بن عبد اللہ ہمدانی کوفی تابعی حافظ حدیث صائم الدہر قائم اللیل ہمیشہ تیسرے روز قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

رات دن مین دو ختم پڑھتے تھے۔ اسی طرح کوئی رات دن مین تین ختم کوئی چار ختم کوئی آٹھ ختم پڑھتا تھا اور کوئی مہینے مین ایک ختم کوئی دس روز مین ایک ختم اور کوئی سات روز مین ایک ختم کرتا تھا۔ اکثر صحابہ نے سات ہی روز مین ختم کرنا معمول کر لیا تھا۔

افضل اوقات ختم قرآن

قرآن شریف کے ختم کرنے کا بہتر وقت فجر یا مغرب کی نماز کے بعد ہی جیسا کہ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہی۔ احیاء العلوم مین ہی کہ جب صبح کو ختم کرنا ہو تو فجر کی سنت مین۔ اور جب رات مین ختم کرنا ہو تو مغرب کی سنت مین ختم کرے۔ اور عبداللہ بن مبارک سے مروی ہی کہ جاڑے کے دنون مین بعد مغرب کے اور گرمی کے دنون مین بعد نماز فجر کے ختم کرنا مستحب ہی اور ایسا ہی شرح جیبہ مین بھی ہی۔ حضرت عثمان رض کی عادت تھی کہ شب جمعہ کو قرآن شروع کرتے اور شب پنجشنبہ کو ختم کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب بندہ قرآن ختم کرتا ہی تو ساٹھ ہزار فرشتے اُسکے واسطے دعا کرتے ہین۔ اور ہر ختم کے بعد پڑھنے والے کی ایک دعا قبول ہوتی ہی۔

حدر کا بیان

قرارت کی قسمون مین سے ایک قسم حدر ہی۔ تفصیل اُسکی یہ ہی۔ ترتیل۔ تجوید۔ تدویر۔ حدر۔

ترتیل اسکو کہتے ہین کہ پڑھنے والا حروف کو مخارج اور صفات کے ساتھ خوب ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف صحیح طور پر ادا کر کے پڑھے اسی کو تجوید بھی کہتے ہین۔ اسکو تمام قاریون نے پسند کیا ہی۔ ترتیل و تجوید سے پڑھنے مین تدبر اور تفکر زیادہ ہوتا ہی۔ اور ترتیل ہی سے پڑھنا افضل ہی۔ اور خارج نماز سے نماز مین پڑھنا افضل ہی۔

تدویر اسکو کہتے ہین کہ حروف کو مخارج اور صفات کے ساتھ ادا کر کے پڑھے۔ اور پڑھنے مین توسط رکھے

نہ بہت ٹھہر کر پڑھے نہ بہت تیز پڑھے۔ ابن عامر قاری اور کسائی نے اسی کو پسند کیا ہے۔

حدر اسکو کہتے ہین کہ جلد جلد پڑھے اور حروف کے مخارج اور صفات بھی ادا ہوتے جائین۔ اور مخارج وصفات حروف کے کبھی چھوٹے نہین۔ اسی کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور قالون نے پسند کیا ہے۔ کیونکہ اسمین زیادہ پڑھا جاسکتا ہے اور زیادہ پڑھنے کا ثواب بھی زیادہ ملیگا۔

تنبیہ حدر پڑھنے والون کو چاہیے کہ ایسی تیزی نہ کرین کہ حروف آپس مین مختلط ہوجائین اور ایک حرف دوسرے حرف مین گھس جائے اور بعض لفظ وکلمہ دوسرے لفظ وکلمہ مین لپٹ جائے اور مخارج وصفات حروف کے باقی نرہین ایسی تیزی کے پڑھنے کو قرارت وپڑھنے مین شمار نہین کیا جاتا اور ایسا پڑھنا بہت برا ہے۔ ایسا پڑھنے والا بقول حضرت عمرؓ کے چور ہے۔ ایسے ہی پڑھنے والون پر قرآن لعنت کرتا ہے۔ جیساکہ صحیح حدیث مین ہے۔

تکرار آیت کا بیان

ایک آیت کو بار بار پڑھنا تدبر اور تفکر اور ظہور تجلیات و اسرار و انکشاف معانی عمیدہ کیواسطے مستحب ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صحابہ کو لیکر نماز مین کھڑے ہوئے تو صبح تک برابر اس آیت کو بار بار پڑھتے رہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

یہ نسائی اور ابن ماجہ مین ہے۔

تمیم داری ایک شب کو نماز مین قرآن شریف پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہونچے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ تو بار بار اسی آیت کو پڑھنے لگے یہان تک کہ صبح ہوگئی۔

سعید بن جبیر نے ایک مرتبہ رات کو نماز مین قرآن پڑھنا شروع کیا تھا جب اس آیت پر پہونچے

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

تو اسکی تکرار شروع کردی اور صبح تک اسیکو پڑھتے رہگئے۔

ضحاک ایک مرتبہ رات کو اس آیت کی تکرار مین رہے لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ یہان تک کہ سحر کا وقت ہوگیا۔

امام ابو حنیفہ نے ایک مرتبہ رات کو نفل مین قرآن شروع کیا تھا جب اس آیت پر پہونچے بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝ تو بار بار اسی آیت کو پڑھنے لگے یہانتک کہ صبح ہوگئی۔ اور ایک مرتبہ نماز مین قرآن پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہونچے۔ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ تو اسی کو بار بار پڑھتے اور روتے جاتے تھے یہانتک کہ صبح کی اذان ہوگئی۔ اور ایک مرتبہ الھاکم التکاثر کی تکرار مین صبح ہوگئی تھی۔

شیخ ابو المواہب مولانا محمد حنفی شاذلی رحمہ اللہ تلاوت قرآن کیوقت اکثر بعض آیتون کی تکرار کرتے کرتے بے اختیار رونے لگتے تھے کہ انکے آنسو سے انکے دونون رخسارے اور داڑھی تر ہوجایا کرتی تھی

تلاوت قرآن کے آداب

تلاوت قرآن کے آداب سے یہہ ہیکہ (۱) تعظیم و توقیر و تطہیر کے واسطے پہلے مسواک کرلے۔ (۲) با طہارت ہو (۳) قبلہ رو ہو کر مؤدبانہ بیٹھے (۴) پاک صاف ستھر الباس پہنے اور عمامہ باندھے (۵) پاک جگہ پڑھنے کی مقرر کرے اور سب سے افضل جگہہ مسجد ہی (۶) سکون اور وقار کے ساتھ عاجزی سے سر جھکا کے خالصًا لوجہ اللہ [۱] حضور دل کے ساتھ [۲] پڑھے (۷) جسطرح اپنے استاد کے سامنے

---

[۱] یعنے خدا ہی کی رضامندی کیواسطے پڑھے کسیکے دکھلانے سنانے نام کرنے کی غرض سے نہ پڑھے ورنہ کچھ ثواب نہ پائے گا ۱۲ منہ

[۲] دل کو خدا ہی کیطرف متوجہ کرے اور یہ خیال کرے کہ خدا تعالی سے بات کرتا ہی اور اسکو دیکھتا ہی اگر اس تصور کا مرتبہ نہو تو خیال جمالے کہ مجھکو خدا تعالی دیکھتا ہی اور احکام فرماتا ہی اور جبتک پڑھے اس خیال مین رہے ۱۲ منہ

بیٹھتا ہو اُسی طرح تعظیم وحرمت کے ساتھ بیٹھ کر پڑھے۔ چارزانو اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کے نہ پڑھے (۸) قرآن دیکھکر پڑھے کہ اسمین دو ثواب ہین ایک پڑھنے کا دوسرا آنکھ سے دیکھنے کا (۹) خوش آوازی کے ساتھ بطرز عرب بغیر بناوٹ اور راگنی کے پڑھے (۱۰) ریا کا ڈر نہو تو جہر غیر مفرط[له] سے پڑھے (۱۱) خوش خبری کی آیتون پر خوش ہو۔ اور خوف کی آیتون پر ڈرے اور روئے اگر رونا نہو سکے تو رونے والے کے مانند اپنے کو بنائے (۱۲) اگر قرآن ہلکا ہو تو ناف سے اوپر ہاتھ مین لیکر۔ اور اگر بھاری اور بڑا ہو تو کسی اونچی چیز پر (جیسے رحل تکیہ وغیرہ ہی) رکھکر پڑھے (۱۳) قرآن شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لے۔ اور جب سلسلہ قرارت کا ٹوٹ جائے تو پھر شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔ اسی طرح سورہ توبہ کے سوا ہر سورہ کے شروع مین پوری بسم اللہ پڑھا کرے۔ (۱۴) جب کوئی سورہ شروع کرے تو دوسرے کسی کام مین بغیر اُس سورہ کے ختم کیے ہوئے مشغول نہو۔ مگر جب کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے کہ مجبوری ہو (۱۵) جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو بار بار بے ضرورت کے آدمیون سے بات چیت کرکے سلسلۂ تلاوت کو نہ توڑے (۱۶) جب قرآن پڑھنے کے لیے آگے رکھے تو جبتک جی چاہے پڑھے اگر کسی کام کو اُٹھے تو قرآن شریف کو بند کر کے اُٹھے۔ کھلا ہوا نہ چھوڑے کہ اسمین قرآن کی بیحرمتی ہوتی ہی (۱۷) جب کوئی قرآن مجید لاکر دے تو بڑے ادب کے ساتھ اُسے داہنے ہاتھ سے لے بائین ہاتھ سے نہ لے کہ اسمین بے ادبی ہوتی ہی (۱۸) بے طہارت کے قرآن ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اگر وضو نہ کرسکے تو تیمم ہی کرلے (۱۹) کھکھار کے تھوکنے کے بعد کلی کرکے قرآن پڑھے۔ حضرت ابن عباسؓ تلاوت کے وقت اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے اور کھکھار کے تھوکنے کے بعد فوراً کلی کرکے تب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے (۲۰) ترتیل و تجوید کے ساتھ حتی الوسع حروف کو مخارج سے ادا کرکے صاف صاف تدبر کے ساتھ پڑھے۔ غور و فکر کے ساتھ

له یعنے بہت زور سے چلا کر نہ پڑھے کہ تشویش کا باعث ہو بلکہ میانی آواز سے پڑھے ۱۲

سمجھکر پڑھنے سے سینہ کھلتا ہی اور دل روشن ہوتا ہی (۲۱) ایسی جلدی اور تیزی سے قرآن نہ پڑھے کہ مخارج کا پتہ نہ لگے اور سننے والے کو تمیز نہ ہو کہ کیا پڑھا ہی اور کس آیت کی تلاوت کرتا ہی ۔ ایسی تیزی کا پڑھنا پڑھنے مین شمار نہین کیا جاتا ۔ ایسے ہی تیزی کے پڑھنے کو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہی شَرُّ الْقِرَاءَةِ الْهَذْرَمَةُ یعنے بڑا ابرا پڑھنا وہ ہی جو بڑی تیزی کے ساتھ پڑھا جائے کیونکہ پڑھنے والے نے حق قرات کو چوری کیا ۔ اور وہ سب چوروں سے بڑھکر چور ہی ۔ اسی بارہ مین حدیث شریف مین ہی کہ بہت سے پڑھنے والے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہی یعنے وہ لوگ نہایت بیباکی کے ساتھ قرآن کو خراب کرکے پڑھتے ہین اور حروف کو ایسا لپیٹ کر پڑھتے ہین کہ ایک حرف دوسرے حرف مین گھُس جاتا ہی اور ایک کلمہ دوسرے کلمہ مین چھپ جاتا ہی نہ حروف معلوم ہوتے نہ الفاظ سمجھے جاتے نہ معنے بوجھے جاتے صرف یَعْلَمُوْن ۔ تَعْلَمُوْن ۔ یَعْقِلُوْن ۔ تَعْقِلُوْن ۔ خوش قسمتی سے سننے مین آجاتا ہی ۔

افسوس ۔ صد افسوس ۔ اس زمانے مین بہت ایسے پڑھنے والے ہین کہ اُنکا پڑھنا سُنکر بجائے سرور کے غصہ آجاتا ہی مگر زمانہ ہی نازک ۔ خاموش ہی رہنا پڑتا ہی ۔ بعض وقت اسے پڑھنے والون پر افسوس بھی آتا ہی کہ اُنکا پڑھنا سُنکر غیر قوم کے لوگ ہنستے اور تعجب کرتے ہین اور تمسخر سے کہتے ہین کہ یہ شخص کس زبان کا کورس یاد کرتا ہی ۔ چینی زبان ہی یا جاپانی ۔ عبرانی ہی یا سُریانی ۔ سُورتی ہی یا گجراتی ۔ تلنگی ہی یا مرہٹی ۔ پشتو ہی یا مارواڑی ۔ کوکنی ہی یا مدراسی ۔ روسی ہی یا لاٹینی ۔ ترکی ہی یا انگریزی ۔ غرض یہ کہ وہ ایسا پڑھتے ہین کہ سننے والے کو سوائے پیچیدہ مسلسل آوازن کے اور کچھ پتا نہین چلتا ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی　　بہ بری رونق مسلمانی

میرے نزدیک سراسر یہ اُنکے ناتربیت یافتہ اُستادون کا قصور ہی کہ جنکو خود نہ پڑھنے کی تمیز ہی ۔ نہ پڑھانے کا شعور ۔ نہ قواعد جانتے نہ مخارج پہچانتے ۔ خدا ہدایت کرے ۔

مسئلہ۔ قرآن شریف کے اوپر دوسری کوئی کتاب دینی ہو یا اور کسی فن کی ہو نہ رکھے۔ قرآن مجید کو سب کتاب کے اوپر رکھا کرے اور اُس پر کوئی دوسری چیز بھی نہ رکھے۔

منازل قرآن

قرآن کے منزلون کی تین قسمین ہین۔

ایک منزل فمی بشوق کی ہی۔

دوسری منزل ختم احزاب کی۔

تیسری منزل فیل کی۔

منزل فمی بشوق کی روایت حضرت علیؓ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی اکثر صحابہ اسی ترتیب سے سات روز مین قرآن کا ختم پڑھتے تھے۔ حضرت عثمانؓ بھی اکثر بترتیب فمی بشوق جمعہ کو شروع کر کے جمعرات کو قرآن ختم کرتے تھے۔ اسی طرح زید ابن ثابت۔ ابن مسعود۔ ابی بن کعب ابن عباس بھی جمعہ کو شروع کرتے اور جمعرات کو ختم کرتے تھے۔ اور ہندوستان مین بھی یہی رائج ہی۔ اس ترتیب سے قرآن ختم کرنے مین تاثیرات عجیبہ اور بہت سے فوائد دارین ہین۔ حروف فمی بشوق کے سات ہین۔ **ف**۔ سے مراد منزل فاتحہ۔ **م**۔ سے مائدہ۔ **ی**۔ سے یونس **ب**۔ سے بنی اسرائیل۔ **ش**۔ سے شعراء۔ **و**۔ سے والصافات۔ **ق**۔ سے سورۂ قاف۔ اور ختم احزاب کی ترتیب سے تلاوت کرنے مین بھی نفع عظیم ہی ابن عباس سے مروی ہی کہ جسکو ضرورت درپیش ہو تو ختم احزاب سے قرآن کی تلاوت کرے انشاءاللہ تعالی حاجت پوری ہوگی۔ حضرت عثمان رضؓ نے ختم احزاب کی یہ ترتیب بیان کی۔ **جمعہ**۔ کو فاتحہ سے انعام تک۔ **ہفتہ**۔ کو انعام سے یوسف تک۔ **اتوار**۔ کو یوسف سے طٰہٰ تک۔ **پیر**۔ کو

طٰہٰ سے نمل تک۔ **منگل** کو نمل سے زُمر تک۔ **بدھ**۔ کو زمر سے واقعہ تک۔ **جمعرات**۔ کو واقعہ سے آخر قرآن تک۔ اور منزل فیل اگرچہ مشہور ہی لیکن ماثور[۱] نہین ہی مگر اکثر مشائخ نے اس ترتیب سے پڑھا ہی۔

اوّل منزل فاتحہ سے یونس تک۔

دُوسری یونس سے لقمان تک۔

تیسری لقمان سے آخر تک۔

فائدہ تلاوت شروع کرتے وقت بھی درود شریف جسقدر ہو سکے پڑھ لے اور بعد تلاوت کے بھی درود پڑھکر تب دونون ہاتھون کو سینہ تک اُٹھا کر دعا مانگے اور بعد دعا کرنے کے ہاتھون کو مُنھ پر پھیر لیوے۔ دعا کرنے کا یہ مسنون طریقہ ہی۔ عالمگیری مین لکھا ہی کہ دعا مانگتے وقت دونون ہاتھون کے بیچ مین کچھ فرق بھی رہے۔

گزارش

آپ اس رسالہ کو اول سے آخر تک بغور پڑھین اور ہمت کرکے تلاوت قرآن مجید شروع کر دین۔ اور آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑین کہ حیات مستعار کا اعتبار نہین۔ جو دم گذرتا ہی اُسکو غنیمت سمجھکر جسقدر ہو سکے عمل صالح اور کار خیر کر لین کہ موت قریب ہی **ع**

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر　　زان بیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند

چونکہ تلاوتِ کلام مجید افضل اعمال ہی اور اکثر صحابہ و تابعین و ائمۂ دین و اہل اللہ کاملین اسیکا ورد

[۱] یعنے منزل فیل کی ترتیب سے پڑھنے کی روایت صحابۂ کرام سے منقول نہین ہی مگر ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ کیا کوئی تم مین سے اسکی طاقت نہین رکھتا ہی کہ ہر شب کو قرآن کا تیسرا حصہ پڑھ سکے یہین سے اکثر بزرگون نے منزل فیل کی ترتیب نکالی ہی ۱۲ منہ

رکھتے تھے جیسا کہ آپ کو ذیل کے بیانات سے معلوم ہون گے۔

ذکر اکابر حفاظ قرآن

حضرت عثمانؓ ذوالنورین ایک رکعت مین پورا قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے۔ آپ شروع رات مین کچھ دیر سولیا کرتے تھے پھر ساری رات قرآن نماز مین پڑھا کرتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک روز مین آٹھ ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔

حضرت تمیم داریؓ رات بھر نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت مین پورا قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر بن عوام مدنی ہمیشہ چار روز مین ایک ختم قرآن شریف دیکھکر پڑھا کرتے تھے۔

اسود بن یزید کوفی رمضان شریف مین دو دو شب مین ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔

ثابت بنانی تابعی عابد زاہد پچاس برس تک ساری رات نماز مین قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور ہمیشہ ایک دن رات مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے ان کے انتقال کے بعد لوگ انکی قبر سے قرآن کی آواز سنا کرتے تھے ان کے تفصیلی حالات دیکھنا ہو تو تذکرۃ المصلین دیکھیے۔

سعید بن جبیر تابعی ہمیشہ دو شب مین ایک ختم قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اور کعبہ کے اندر ایک رکعت مین ایک ختم پڑھا ہے۔ اور رمضان شریف مین مغرب اور عشا کے درمیان مین ایک ختم پورا پڑھتے تھے۔

قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ ہمیشہ سات روز مین ایک ختم قرآن پڑھتے تھے۔ اور رمضان شریف مین تین تین شب مین ایک ختم کرتے اور عشرۂ اخیرۂ رمضان مین ہر شب مین ایک ختم کیا کرتے تھے۔

سعد بن ابراہیم زہری تابعی ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور برابر صوم دہری رکھتے۔

اوزاعی عبدالرحمن دمشقی فقیہ عطا بن ابی رباح کے شاگرد ساری رات نہین سوتے تھے رات بھر جاگتے اور نماز مین قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے۔ اسی شغل مین رات ختم ہو جاتی تھی۔

خلیفہ منصور عباسی امام اوزاعی کا وعظ[۱] غور کے ساتھ کان لگا کر سنا کرتا تھا۔

لطیفہ۔ امام علامہ **زُہری** ابوبکر محمد سید الحفاظ مدنی متوفی ۱۲۴ھ ہجری نے اسّی رات مین کل قرآن شریف حفظ کیا تھا۔ اور ہشام **کلبی** نے پورا قرآن شریف تین روز مین یاد کیا تھا۔ اور **امام محمد** رح نے بحکم امام ابوحنیفہ کوفی سات روز مین قرآن یاد کیا تھا۔ اور **مولانا** فضل حق خیرآبادی منطقی ادیب نے چار مہینے مین پورا قرآن حفظ کیا تھا۔ اور **ریاض الدین** نابینا گورکھپوری نے حافظ محمد احسن نابینا مدرس جامع مسجد جونپور سے چار ماہ مین پورا قرآن یاد کیا تھا۔ پھر کانپور مین جا کر عربی پڑھنا شروع کیا تھا کہ اُنکا انتقال ہو گیا۔

امام ابو حنیفہ کوفی تابعی ہمیشہ دن کو ایک ختم اور رات کو ایک ختم[۱] پڑھا کرتے تھے اور اکثر دو رکعتوں مین آپ نے پورا ختم پڑھا ہی پھر آخر مین آپ کا یہ معمول ہو گیا تھا کہ ہر شب کو ایک ہی رکعت مین پورا قرآن پڑھا کرتے تھے اور تیس برس کامل اسی طرح پڑھا کیے اور آپ رمضان شریف مین اکسٹھ ختم اس طور سے کرتے تھے کہ دن کو دیکھکر ایک ختم اور رات کو نفل نماز مین ایک ختم اور روزانہ تراویح مین ایک پارہ پڑھا کرتے۔ امام صاحب کا حال مین نے رسالہ وقوف النبی علیہ السلام اور رسالہ تذکرۃ المصلین اور وفیات المشاہیر مین لکھا ہی جس جگہ امام صاحب کا انتقال ہوا اُس[۲] جگہ امام صاحب نے سات ہزار مرتبہ قرآن شریف کا ختم پڑھا ہی۔ اور بعض روایت مین چھ ہزار کا لفظ آیا ہی۔

منصور بن زاذان ہمیشہ دن کو ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے اور رات بھر نماز مین قرآن شریف[۱] پڑھتے تھے انکی عادت تھی کہ رمضان شریف مین مغرب اور عشا کے درمیان دو ختم قرآن کا پڑھتے تھے۔

---

۱ اسیطرح امام صاحب کے شاگرد ابوسعید یحییٰ بن زکریا بھی بیس برس تک روزانہ ایک ختم دن کو اور ایک ختم رات کو پڑھا کیے ہین۔ امام احمد اور ابن معین اور ابن ابی شیبہ ان کے شاگرد تھے خلیفہ ہارون رشید نے انکو مدینہ منورہ کا قاضی مقرر کیا تھا انکا انتقال ۱۸۳ھ ہجری مین ہوا ہی ۱۲

۲ اسیطرح امام صاحب کے شاگرد ابو محمد عبداللہ بن ادریس کوفی محدث متوفی ۱۹۲ھ ہجری نے اپنے رہنے کے مکان مین جہان ان کا انتقال ہوا چار ہزار بار قرآن شریف کا ختم پڑھا ہو انسے امام مالک اور امام احمد نے حدیث کی روایت کی ہی ۱۲ منہ

ایک مرتبہ مغرب کے بعد نماز مین قرآن شریف شروع کیا تھا اور ایک ختم پڑھ کے دوسرا ختم شروع کیا اور سورۂ نحل تک پڑھا تھا کہ عشا کی اذان ہوگئی۔ اور اکثر یہ ظہر اور عصر کے درمیان اور مغرب اور عشا کے درمیان ایک ختم پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ انکے زمانہ مین ایک چوتھائی رات گئے اذان عشا ہوا کرتی تھی۔

امام شافعی محمد بن ادریس رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور یہ رات کا تین حصہ کرتے تھے پہلے حصہ مین تصنیف کرتے تھے اور دوسرے حصہ مین نوافل پڑھتے تھے اور تیسرے حصہ مین سویا کرتے تھے۔ اور آپ ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور رمضان شریف مین ساٹھ ختم نماز مین پڑھتے تھے۔

امام مالک بن انس مدنی جب پڑھانے سے فرصت پاتے تو مکان کے اندر جاکر قرآن لیکر بیٹھ جاتے اور برابر تلاوت قرآن شریف کیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل ہر دن اور رات مین لوگون سے چھپا کر ایک ختم قرآن کا پڑھا کرتے تھے۔

وکیع بن جراح کوفی محدث عابد زاہد امام ابوحنیفہ کے شاگرد۔ اور امام احمد بن حنبل کے اُستاد ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ انکو جب کوئی ستاتا تھا تو مٹی اُٹھا کر اپنے سر پر رکھتے اور کہتے تھے کہ اگر میرا گناہ اور قصور نہوتا تو یہ مجھپر مسلط نہ کیا جاتا پھر بکثرت استغفار کرتے یہان تک کہ وہ ستانے والا ان کی ایذا رسانی سے باز آتا۔

ابوالعباس احمد بن محمد ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور کسی مہینے مین شب و روز مین تین ختم پڑھتے تھے۔

مجاہد رحمہ اللہ رمضان شریف مین مغرب اور عشا کے درمیان ایک ختم قرآن پڑھا کرتے تھے۔

یحییٰ بن سعید قطان البصری حافظ حدیث متوفی ۱۹۸ ہجری امام مالک کے شاگرد اور امام احمد رحمہ اللہ کے اُستاد اور بڑے جلیل القدر ناقد حدیث اور بڑے ضعیف القلب بزرگ تھے۔ یہ بیس برس تک ہر

حب انکے سامنے قرآن پڑھا جاتا تھا تو بیہوش ہوکر گرجایا کرتے تھے اسیوجہ سے کسی دفعہ انکی پیشانی مین سخت چوٹ لگی اور بہت خون بہ گیا ۱۲ تذکرۃ الحفاظ ذہبی

ہر روز ایک ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر فتوا دیا کرتے تھے۔

۲۰ مسعر بن کدام محدث عابد زاہد بغیر نصف قرآن شریف پڑھے ہوئے سوتے نہین تھے جب اپنے معمولی ورد سے فراغت پاتے تو تھوڑی دیر تک چادر اوڑھکر لیٹ رہتے تھے اور ذراسی جھپکی لیکر پھر فوراً اٹھ بیٹھتے تھے اور ایسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ جیسے کسی کی کوئی عمدہ چیز گم ہوگئی ہو اور وہ اُسکو تلاش کرتا ہو۔ پھر آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور قبلہ رو ہو کر فجر تک یاد الٰہی مین مشغول رہا کرتے تھے اور آپ اپنے نیک عمل کے چھپانے مین بہت کوشش کرتے تھے۔

۲۱ واصل بن عبدالرحمن بصری ہر شب مین ایک ختم پڑھتے تھے۔

۲۲ حسین بن صالح بن حی عابد زاہد بعد اپنی ماں اور اپنے بھائی علی بن صالح کے مرنے کے ہر شب مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یہ دونون بھائی مثل اپنی ماں کے بڑے عابد تھے۔ جسوقت یہ تینون زندہ موجود تھے اُسوقت اِن تینون آدمیون کی عبادت کا یہ طریقہ تھا کہ یہ لوگ رات کے تین حصے کرکے ایک ایک شخص ایک ایک حصہ مین نفل نماز مین دس پارے پڑھکر سو رہتے تھے۔ پہلے حصۂ شب مین علی بن صالح اُٹھتے اور نفل مین دس پارے پڑھکر سو رہتے دوسرے حصہ مین اُنکے بھائی حسین بن صالح اُٹھکر نفل مین دس پارے پڑھکر سو رہتے۔ تیسرے حصہ مین اُنکی ماں اُٹھتی تھین اور نفل مین دس پارے پڑھکر تب فجر کی نماز پڑھتی تھین۔ جب اُن کی ماں کا انتقال ہوگیا تو اُن کے حصہ کو دونون بھائیون نے آپسمین تقسیم کرکے اپنے اپنے ذمہ لگا لیا اور روزانہ ایک ایک شخص پندرہ پارے پڑھتے اور نوافل گزاری مین صبح کر دیتے تھے۔ اِن دونون مین سے جب علی بن صالح کا انتقال ہوگیا تو حسین بن صالح اکیلے رات بھر نفل نماز دن مین مصروف رہتے اور پورا ایک ختم قرآن کا ہر شب مین پڑھا کرتے تھے۔ علی بن صالح کا کوفہ مین ۱۵۱ھ سنہ ہجری مین انتقال ہوا۔ اور اُنکے تیرہ برس کے بعد اُنکے بھائی حسین بن صالح کا انتقال ہوا۔ اس کا نام ہی

استقامت اور وفاداری۔

امام بخاری[۲۵] ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ ماہِ صیام مین یہ اپنے شاگردون کو لیکر تراویح مین روزانہ دس پارے پڑھا کرتے تھے اور تیسرے روز ختم کیا کرتے۔ انکی ولادت بخارا مین ۱۹۴؁ ہجری مین ہوئی اور ۲۵۶؁ ہجری مین انکا انتقال ہوا۔ قصبہ خرتنگ مین (جو سمرقند سے چھ میل کے فاصلہ پر ہی) انکا مزار زیارت گاہِ عام ہی۔ ان کے ایک ہزار اُستاد تھے۔ اور ان کو صحیح حدیث ایک لاکھ اور غیر صحیح دو لاکھ زبانی یاد تھین۔ یہ حافظہ مین ضرب المثل تھے۔

ابو بکر[۲۶] بن عیاش زاہد متقی فرماتے تھے کہ مین نے اٹھائیس ہزار بار قرآن ختم کیا ہی کاش یہ کل ختم میرے میری ایک لغزش کا (جو مجھسے سرزد ہوگئی ہی) کفارہ ہوجاتے۔ تو مین بہت ہی خوش ہوتا۔ انھون نے ترانوے برس کی عمر مین ۱۹۳؁ ہجری مین انتقال کیا ہی۔

عبد الرحمن[۲۷] بن مہدی بڑے عابد زاہد تھے۔ انکی مجلس مین کوئی ہنستا نہین تھا۔ جو لوگ انکی مجلس مین کے سامنے بیٹھا کرتے تھے سب کے سب بڑے ادب کے ساتھ سر جھکائے ہوئے بیٹھتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز انکی مجلس مین ایک طالب علم کو ہنسی آگئی اور وہ ہنس پڑا۔ اسپر یہ بہت ناخوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ علم حاصل کرتا ہی اور ہنستا بھی ہی۔ یہ شخص دو مہینے کامل میری مجلس مین نہ بیٹھے۔ پھر اُنھون نے استغفار کیا اور اُس طالب علم کو نصیحت کردی (یعنے ہنسنے کے متعلق اُس حدیث کے معنے سمجھا دیے جسمین یہ مضمون ہی کہ ہنسنے سے آدمی کا دل مردہ ہوجاتا ہی اور چہرہ کی رونق کم ہوجاتی ہی ۱۲ مولف) انکی عادت تھی کہ یہ ہر شب مین ایک ختم قرآن کا پڑھتے تھے۔ اور اسکے علاوہ تہجد کی نماز مین روزانہ نصف قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ انکی ولادت ۱۳۰؁ ہجری کی ہی۔ اور وفات ۱۹۸؁ ہجری مین ہی۔

ہمسر[۲۸] بن منہال ہر مہینے مین نوے ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔

ف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی دہلوی بعد نماز عشا کے تہجد کی نماز تک ہر روز دو مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے اور تہجد کے بعد سے فجر کی نماز تک اکیس مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھا کرتے تھے ۱۲ حدائق الحنفیہ

دروفات ۱۴۰۵ ہجری

امام کرز بڑے عابد مرتاض تھے یہ ہر شب مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔

حافظ ابن عساکر[۲۸] امام کبیر محدث شام فخر الائمہ ابو القاسم علی بن حسن دمشقی شافعی بن الامنار ابو البرکات کے اُستاد اور بڑے زاہد پرہیزگار عابد مجاہد تھے یہ ہر شب مین ایک ختم قرآن کا پڑھا کرتے تھے اور ماہِ صیام مین دن کو ہر روز ایک ختم پڑھتے تھے۔ ان کے اساتذہ ایک ہزار تین سو تھے۔ ان کی ولادت ۴۹۹ھ ہجری کی ہے۔ اور وفات (۱۱) رجب ۵۷۱ھ ہجری مین ہے۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی۔ امام شعرانی نے طبقات مین لکھا ہے کہ یہ قرآن شریف کی تلاوت بکثرت کیا کرتے تھے اور ہر ہفتہ مین ایک ختم قرآن شریف کا تہجد کی نماز مین کیا کرتے تھے۔

ابن جوزی[۲۹] علامہ حافظ حدیث ابو الفرج عبد الرحمٰن (یا عبید اللہ بن عبد اللہ) بغدادی حنبلی ہر ہفتہ مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ ابن جوزی بڑے مفسر واعظ صاحب تصانیف کثیرہ تھے انکی مجلس وعظ مین اکثر دس ہزار آدمی جمع ہوتے تھے اور کبھی لاکھ اور کبھی لاکھ سے زیادہ کا بھی مجمع انکے وعظ مین ہوا ہے۔ ابن جوزی نے ایک مرتبہ منبر پر بطریق شکرگزاری کے فرمایا کہ مین نے اپنی ان دونون انگلیون سے دو ہزار جلدین لکھی ہین اور میرے ہاتھ پر ایک لاکھ گنہگارون نے توبہ کی ہے۔ اور میرے ہاتھ پر بیس ہزار آدمی مسلمان ہوے۔ ان کے وعظ مین بادشاہ وقت اور وزرا اور امرا شریک ہوا کرتے تھے۔ انکی تصانیف بہت ہین یہ روزانہ چار کراس یعنے چالیس ورق تصنیف کیا کرتے تھے۔ نوے سال کی عمر مین روز جمعہ ۱۳۔ رمضان ۵۹۷ھ ہجری مین انکا انتقال ہوا۔

لطیفہ۔ سفیان بن عُیینہ محدث متوفی ۱۹۸ھ ہجری ایسے قوی الحافظہ تھے کہ انھون نے چار ہی برس کی عمر مین قرآن شریف حفظ کر لیا تھا اور ساتوین برس حدیث لکھنا شروع کر دیا تھا۔

لطیفہ۔ شیخ علی بن وہب سنجاری فرماتے تھے کہ مین سات برس کی عمر مین قرآن شریف حفظ کرکے تب تحصیل علم مین مشغول ہوا۔

لطیفہ - ملاجیون شیخ احمد استاد عالمگیر مصنف تفسیرات احمدیہ و نورالانوار متوفی ۱۱۳۰ھ ہجری نے سات سال کی عمر مین قرآن شریف حفظ کیا۔

لطیفہ - مولانا حیدر کاشمیری فقیہ محدث متوفی ۱۰۵۷ھ ہجری سات سال کی عمر مین قرآن شریف حفظ کر کے عبادت الٰہی اور تحصیل علوم مین مشغول ہوئے۔ یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے شاگرد تھے

امام احمد بن بَرْدِزْبہ بخاری ہر روز دن کو ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور ہر شب مین سحر کے وقت دس پارے پڑھتے تھے۔

امام ابن حَدّاد ہمیشہ صوم دہری (ایک روز روزہ اور ایک روز افطار) رکھتے اور ہر روز ایک ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔ اور جمعہ کے روز نماز جمعہ کے پہلے جامع مسجد مین جا کر دو رکعت نماز مین ایک ختم قرآن کا پڑھا کرتے تھے۔ یہ علاوہ اُس روزانہ ختم کے تھا جو اُن کا معمول تھا۔

شیخ ابوالعباس نیشاپوری فرماتے تھے کہ مین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بارہ ہزار قرآن شریف کا ختم پڑھا ہے۔ اور آپ کی طرف سے بارہ ہزار جانورون کی قربانیان کی ہین۔

سید جلیل ابن کاتب صوفی دن مین چار ختم اور رات مین چار ختم قرآن پڑھا کرتے تھے۔

شیخ موسیٰ سدرانی مرید شیخ ابومدین مغربی رات دن مین ستر ہزار قرآن کا ختم پڑھتے تھے اور لوگ برابر حرفاً حرفاً سنتے تھے۔ احیاء العلوم اور شرح مشکوۃ ملا علی قاری سے خزینۃ الاسرار مین اسکو نقل کیا ہے۔ یہ تھی کرامت اسکا انکار کرنا بُرا ہے۔ مولف

فائدہ سید المشائخ حضرت احمد رفاعی نے شیخ موسیٰ سدرانی سے انھون نے سید ابومدین مغربی سے انھون نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے روایت کی ہے۔

قاضی القضاۃ[۳۵] علامہ عماد الدین علی بن احمد طرسوسی متوفی ۲۳ھ ہجری قرآن شریف بہت جلد ختم کرتے تھے یہانتک کہ نماز تراویح مین تین ساعت یعنے ساڑھے سات گھڑی مین تمام قرآن ختم کرلیا کرتے تھے اور کئی دفعہ اعیان وارکان کے حضور مین آپ نے دو ثلث ایک ساعت مین تمام قرآن پڑھ دیا جیسا کہ شیخ عبد القادر صاحب جواہر مضیہ اور ملا علی قاری نے لکھا ہی۔ اگرچہ اسقدر تیزی سے قرآن شریف ختم کرنا سامعین کے استعجاب کا باعث ہی مگر یہ بات انکی کرامت مین سے تھی اور اس وصف کے بہت سے قاری گزرے ہین یہان تک کہ بعض ان سے روزمرہ چار ختم روز اور چار ختم رات کو قرآن شریف کے کیا کرتے تھے جیسا کہ امام نووی اور صاحب اتقان وغیرہم نے لکھا ہی۔ پس اس سے انکار کرنا ایسا ہی جیسا صدور خوارق سے انکار کرنا۔ کذا فی حدائق الحنفیہ صفحہ (۲۸۰)۔

شیخ عبد الحلیم[۳۶] بن مصلح منزلاوی بڑے منکسر مزاج خلیق عابد زاہد صاحب کشف وکرامات تھے نو مہینے یہ گوشہ نشینی کی حالت مین رات مین ایک ختم اور دن مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔ آن کی خدمت مین امام عبد الوہاب شعرانی نے ستاون[۵۷] روز رہکر اکتساب فیض کیا۔ انکا انتقال ۹۳۲ھ ہجری مین ہوا ہی۔

عارف[۳۷] باللہ محمد منیر بڑے عابد زاہد اور ہرسال حج کرتے تھے ستّر[۷۰] حج کیے ہین اور تیس[۳۰] برس تک برابر دن مین ایک ختم اور رات مین ایک ختم قرآن کا پڑھا ہی انکی وفات ۹۳۳ھ ہجری مین ہی۔

زین الامناء[۳۸] دمشقی رات کے پہلے تہائی حصہ مین ہمیشہ قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔
شیخ ابو الحسن[۳۹] استرابادی بڑے عابد عالم تھے۔ یہ دن بھر ہاتھ سے لکھتے اور زبان سے برابر قرآن شریف پڑھتے جاتے تھے مگر دونون کامون مین سے کسی مین کسی کی وجہ سے خلل نہین ہوتا تھا

باوجود درس دینے اور فتوا لکھنے کے یہ ہر روز ایک ختم پڑھا کرتے تھے۔

لطیفہ۔ امام محمد فقیہ حرم ہر روز چھ ہزار مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔

شیخ امین الدین خطیب بڑے مجوِّد قاری اور بہت ہی خوش آواز تھے انکی عادت تھی کہ سحر کے وقت نوافل سے فارغ ہوکر یہ کرسی پر بیٹھ جاتے اور قرآن دیکھکر سترہ پارے آہستہ آہستہ پڑھ لیتے تھے جب صبح کی اذان ہوتی تو جہر سے ایسا پڑھنے لگتے تھے کہ لوگون کے دل بیقرار ہوجاتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عیسائی کا گزر انکے کوٹھے کے نیچے سے ہوا وہ ان کا پڑھنا سنکر محاور بیقرار ہوگیا اور فوراً کوٹھے پر پہونچکر اُن کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوگیا اور اسپر یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ کا رمز کھل گیا۔ اُنکے لحن داؤدی کے اشتیاق مین مصر کے اطراف کے دور و دراز مقامون سے جوق جوق لوگ آکر مسجد مین جمع ہوکر صبح کی نماز اُن کے پیچھے پڑھا کرتے تھے کم کوئی ایسا ہوتا جو اُن کا پڑھنا سنکر نماز مین اُن کے پیچھے نہ روتا تھا۔ انکا انتقال ۹۲۹ھ ہجری مین ہوا۔

کرامت حضرت شیخ مدین احمد اشمونی ملک مصر کے مرشد برحق بڑے عالم زاہد صاحب کشف و کرامات تھے۔ ایک روز ایک بوڑھا آدمی اِن کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا۔ حضور میرا قصد ہے کہ مین قرآن شریف کو بہت تھوڑی مدّت مین یاد کرلون آپ نے اُسے فرمایا کہ تم اس کمرہ مین جاکر یاد کرنا شروع کردو۔ رات بھر اُس نے اُس کمرہ مین قرآن پڑھا جب صبح ہوئی تو اُس نے اپنے کو پورے قرآن کا حافظ پایا۔ سبحان اللہ ؎

آہن کہ بپارس آشنا شد ۔۔۔ فی الحال بصورتِ طلا شد

حضرت علی نورالدین مرصفی عالم عامل صوفی کامل شیخ ابوالعباس حُرَیشی اور امام شعرانی کے پیر۔ عارف باللہ صاحب کشف و کرامات تھے۔ امام شعرانی نے کہا کہ مجھسے ابوالعباس حُرَیشی

ذکر کیا کہ انھون نے مغرب اور عشا کے درمیان پانچ ختم قرآن کا پڑھا ہے اس بات کو سنکر حضرت مرشد کامل علی نور الدین نے فرمایا کہ اس فقیر کو ایک مرتبہ اتفاق پڑا ہے کہ فقیر نے ایک رات اور ایک دن مین ساٹھ ہزار تین سو ختم قرآن شریف کا پڑھا ہے۔ جلد ثانی طبقات صفحہ (۱۲۹) ۔میزان شعرانی صفحہ (۶۳)

کرامۃ الاولیاء حقٌ

عجیبہ موسیٰ بن ماہین زرولی بڑے عابد زاہد صاحب کشف و کرامات تھے۔ یہ جب لوہے کو ہاتھ مین لیتے یا چھوتے تھے تو مثل موم کے نرم ہوجاتا تھا۔ یہ معجزہ حضرت داود پیغمبر کا تھا۔ جو اس امت مین بصورت کرامت ظاہر ہوا اور کرامت ولی کی گویا اُسکے نبی کا معجزہ ہے جیسا کہ رسالہ قشیریہ مین ہے۔ آپ ایسے کامل صاحب تاثیر تھے کہ آپ چار برس کے لڑکے سے فرماتے تھے کہ تو فلان سورہ پڑھ دے تو وہ لڑکا نہایت فصیح زبان مین اُس سورہ کو پڑھ دیتا تھا۔ اور اُسی وقت سے وہ لڑکا بات چیت کرنا شروع کر دیتا تھا۔ موسیٰ بن ماہین کی قبر قصبہ ماردین مین ہے۔

قصہ۔ انکی وفات کے بعد جب لوگون نے انکو لحد مین رکھا تو فوراً یہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے اور انکی قبر بہت کشادہ ہوگئی۔ جو لوگ انکی قبر مین اُترے تھے وہ لوگ اس واقعہ کو دیکھکر بیہوش ہو گئے۔

یہ اشخاص مذکورۂ بالا اولیاء اللہ تھے ان کو عمل صالح کی وجہ سے حیوۃ طیبہ[۱] ملی ہے عام لوگون کی طرح ان کا مرنا نہین ہوتا ہے۔ ان کا انتقال مکانی ہوتا ہے جیسا کہ وارد ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لایموتون وانما ینتقلون من دار الی دار۔ اور بعد انتقال کے یہ لوگ اس عالم مین متصرف بھی ہوتے ہین۔ بڑا خوش نصیب وہ ہے جو

---

[۱] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۱۲

انکی ارواح سے فیض پاتا ہے

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند — آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

ذکر اکابرِ حفاظ شہر جونپور

ہمارا یہ غریب شہر جونپور سلمہ اللہ تعالیٰ بھی کبھی سلاطین شرقیہ کا پایۂ تخت اور دار السلطنت تھا جسکی نشانیان عمارات شاہی ابتک موجود و مشہود ہین۔ قدیم الایام مین یہ شہر دار السرور اور معدن علما و اولیا سمجھا جاتا تھا مگر گردش زمانہ سے بقول شخصے ہر کمالے را زوالے۔ اب اس چودھوین صدی مین اسکی علمی و عملی حالت اچھی نہین رہی۔ جتنے اولیا تھے سب چل بسے۔ جتنے علما تھے سب پیوند زمین ہو گئے۔ مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب۔ اب نام کنندہ نکونامے چند کا مضمون ہے۔ یہ وہی شہر ہے کہ ۱۲۱۱ھ ہجری تک یہان بیس مدرسے اور دو سو اُستاد اور بارہ سو طالب علم تھے تاہم اس گئی گذری حالت پر بھی **مدرسہ حنفیہ** نے اس شہر سے علمی چرچے کو جانے نہ دیا۔ یہ وہی مدرسہ ہے جسمین مولانا عبد الحلیم اور مولانا مفتی محمد یوسف رحمہ اللہ مدرس رہ چکے ہین اُن کے بعد سے آج تک اُسی مدرسہ مین جامع معقولات و منقولات منبع کمالات و حسنات استاذ الاساتذہ جناب مولانا **محمد ہدایت اللہ خان** صاحب رامپوری افاضہ و افادہ مین سرگرم ہین جنکے فیض سے بہت سے لوگ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر اکابر علما و اساتذہ سے ہو گئے اور ہوتے جاتے ہین۔ خداوند کریم اس مدرسے کے مدرس اور اُسکے سرپرست مولوی **عبد المجید** صاحب رئیس شہر کو زخم چشم زمانہ و نظر حاسدانہ سے محفوظ و مصئون رکھے آمین۔ اس مدرسہ کی ایک شاخ قرآن خوانی کی بھی ہے

جس مین طلبہ قرآن مجید حفظ کرتے ہین۔ **علاوہ** اسکے اس شہر مین جامع مسجد و مسجد اٹالہ و دیگر مساجد مین بھی حفظ قرآن کا مدرسہ ہی جنمین سیکڑون طلبہ قرآن مجید یاد کرتے ہین بلاد شرقیہ مین **جونپور** حفظ قرآن کا مرکز سمجھا تا ہی۔ ہزارون حفاظ اس شہر سے حفظ قرآن کر گیے۔ بیرونجات کے طلبہ کے سوا اس شہر کے باشندے بہ نسبت اور شہرون کے زیادہ حافظ ہین۔ اس جگہ صرف اُنھین چیدہ اشخاص کا تذکرہ کیا جاتا ہی جنھون نے قرآن مجید ایک رکعت یا دو یا چار رکعت یا اکیلے بیس رکعت مین پورا پڑھا ہی۔ فقیر نے محض اپنی ذاتی معلومات پر بھروسہ کر کے ان کا حال لکھنا شروع کیا ہی انشاء اللہ تعالی آیندہ مزید تحقیق و تفتیش کر کے جسقدر حالات یہان کے حفاظ کے ملین گے اُسے ہدیۂ ناظرین کرون گا۔

حافظ[۱] امام الدین جونپوری ساکن میان پورہ نے جامع مسجد جونپور مین ایک رکعت مین پورا قرآن شریف ختم کر کے دوسری رکعت مین پاؤ پارہ پڑھا ہی۔ اور بہت مرتبہ اکیلے بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔

حافظ[۲] محمد صدیق بن حافظ امام الدین لاہوری مرحوم مدرس جامع مسجد نے موضع حسن پور قریب سرائے میر ضلع اعظمگڈھ مین پورا قرآن ایک رکعت مین پڑھا ہی اور جونپور مین محلہ رضوی خان کی مسجد مین پورا قرآن دو رکعت مین پڑھا ہی۔ اور ایک مرتبہ جامع مسجد جونپور مین چار رکعت مین پورا قرآن شریف پڑھا ہی۔ اور اکیلے بیس رکعت تراویح مین سولہ[۱۶] مرتبہ پورا قرآن شریف ختم کیا ہی۔

حافظ[۳] محمد مرحوم برادر حافظ محمد صدیق مدرس جامع مسجد نے مسجد عنبر گرٹولہ مین اکیلے بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن شریف پڑھا ہی جسکو راقم الحروف نے بھی سنا ہی۔ یہ بہت صاف پڑھتے تھے۔ اسکے علاوہ ایک مرتبہ اور بھی اکیلے پڑھا ہی۔

حافظ محمد یعقوب انیق جونپوری نواسۂ حافظ امام الدین مرحوم نے مسجد مدار محلہ مین چار گھنٹہ مین پورا قرآن تراویح مین پڑھا ہی۔ جسکو راقم الحروف نے خود سنا ہی۔

حافظ جعفر جونپوری مرحوم نے کئی مرتبہ گرمی کی رات مین بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔

حافظ محمد احسن جونپوری مدرس جامع مسجد جونپور نے چھ بار بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔ ہر بار راقم الحروف بھی شریک تراویح تھا۔ اور ایک مرتبہ جامع مسجد جونپور مین چھ رکعت مین اُنتیس ۲۹ پارے اور چودہ رکعت مین ایک پارہ پڑھا تھا اُسوقت بھی مین وہان موجود تھا۔ اور بیس پارے ایک رکعت اور دو رکعت مین کئی بار پڑھے ہین۔ یہ بہت صاف صاف با اطمینان پڑھتے ہین۔

حافظ محمد عثمان جونپوری ساکن میان پورہ نے کئی بار اکیلے پورا قرآن تراویح مین پڑھا ہی۔ اور تین مین شب مین بہت مرتبہ پورا قرآن پڑھا ہی۔ یہ بہت بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہین۔

حافظ ابو الخیر محمد مکی مرحوم بن مولانا سخاوت علی جونپوری نے اکیلے ایک بار بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن شریف پڑھا ہی۔

حافظ بخش اللہ جونپوری ساکن محلہ ملاٹولہ نے دو مرتبہ بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی ایک مرتبہ مقام رسٹرے مین اور دوسری مرتبہ شہر مرزاپور مین۔

حافظ عبد الرزاق جونپوری مرحوم مدرس جامع مسجد مسجد عبیر گرٹولہ مین سورہ نسا سے سورۂ واللیل تک بہت صاف ایک رکعت مین پڑھا ہی یہ قرآن بہت صاف اور نہایت عمدہ لہجہ مین پڑھتے تھے۔

۱۱ حافظ اسمٰعیل جونپوری ساکن محلہ بلوا گھاٹ نے اکیلے بیس رکعت مین پورا قرآن پڑھا ہی۔

۱۲ حافظ رحمت اللہ جونپوری سابق مدرس مسجد اٹالہ نے مسجد خواجگی ٹولہ مین اکیلے بیس رکعت مین پورا ختم قرآن پڑھا ہی۔

۱۳ حافظ محمد ظہور مرحوم جونپوری ساکن محلہ ملا ٹولہ ولد حافظ محمد عیسیٰ (حافظ عیسن بزاز) نے چار مرتبہ پورا قرآن اکیلے بیس رکعت مین پڑھا تھا۔ اور ایک مرتبہ بیس پارے ایک رکعت مین اور دوسری رکعت مین سورۂ والفجر تک پڑھا اور ایک مرتبہ ایک رکعت مین سورۂ والضحیٰ تک پڑھا ہی اور بقیہ قرآن بقیہ رکعتون مین پڑھا۔ یہ ہمیشہ صاف اور ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

۱۴ حافظ محمد سلیم جونپوری ساکن محلہ سپاہ نے بفرمایش راقم الحروف دو مرتبہ بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔

۱۵ حافظ اسحٰق جونپوری ساکن محلہ سپاہ نے بفرمایش راقم الحروف دو مرتبہ بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن شریف پڑھا ہی۔

۱۶ حافظ محمد یوسف جونپوری برادر حافظ محمد ظہور مرحوم ساکن محلہ ملا ٹولہ نے شہر مظفر پور مین بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔ یہ بہت اچھا اور صحیح قرآن پڑھتے ہین۔
ان کے والد مرحوم حافظ محمد عیسیٰ (عرف حافظ عیسن) تیرھوین صدی مین جونپور مین سب سے پہلے حافظ ہوے اور جوانی مین بہت شبینے پڑھے جنکی تعداد راقم الحروف کو معلوم نہین ہی مگر اسقدر بتحقیق معلوم ہی کہ ہمیشہ ہر شب کو بغیر پندرہ بیس پارے پڑھے ہوے یہ سوتے نہین تھے۔ یہ والد ماجد حضرت مولانا **کرامت علی** قدس سرہ کے

اخص الخواص مریدون مین سے تھے۔ انکی کل اولاد حافظ ہوئی۔ وقت انتقال کے یہ تلاوت قرآن مین مصروف رہے۔ سورۂ اعراف پڑھ رہے تھے کہ جان بحق تسلیم کی۔

الحمد للہ۔ ہمارے اس غریب شہر مین اب بھی بہت ایسے حفاظ ہین جو دو رکعت اور چار رکعت مین اکیلے پورا قرآن مجید بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہین۔

اللّٰھمّ انت ولیّی فی الدنیا والاٰخرۃ توفّنی مسلما وّالحقنی بالصّالحین

تمت

مطبوعات جدیدہ

مجالس الابرار مترجم ۔ حسن معاشرت، تہذیب اخلاق، رد بدعات، اور مذہبی نصائح کی یہ وہ بے مثل جامع کتاب ہے جسکی مدح و ثنا مین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رطب اللسان تھے (مولانا نے جن الفاظ مین اس کتاب کی تصویر کھینچی ہے وہ عبارت کتاب کے آخر مین درج ہے) علامہ چلپی نے کشف الظنون مین لکھا ہے کہ اس کتاب کے مصنف مولانا احمد رومی بڑے پایہ کے بزرگ ولی اللہ اور محتاط عالم تھے۔ اس کتاب مین سنو مجلسین ہین اور ہر مجلس مین مصابیح بغوی کی مستند حدیثین لیکر نہایت تحقیق سے بحث کی ہے کہ ایک مسلمان کو دینی و دنیوی زندگی کسطرح بسر کرنی چاہیے اور اسلامی طرز معاشرت و تمدن کو کس قدر سادہ اور افراط و تفریط سے مبرا و پاکیزہ ہونا چاہیے۔ عربی زبان کی یہ نہایت معتبر و قدیم کتاب ہے اور بڑی تقطیع کے (۵۸۰) صفحون پر تمام۔ عام فائدہ کیلیے اسکا اردو ترجمہ بنام مطارح الانظار بین السطور مین درج ہے۔ قیمت چار روپیہ (للعہ) ۔

کشف الحجاب ۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے اس رسالہ مین پردۂ نسوان کی تحقیقات کی ہے اور مخالفین پردہ کے دلائل کا نہایت قابلیت و خوبی سے جواب دیا ہے۔ استدلال عقلی بھی ہے اور نقلی بھی ہے۔ اس کے دیکھنے سے پردہ کی ضرورت کا فلسفہ سمجھ مین آجاتا ہے اور تمام شبہات رفع ہوجاتے ہین۔ زبان سلیس اردو ہے۔ قیمت (۱ر)

حرز الاعظم ۔ اس کتاب مین تمام مسائل حج کی تشریح کی ہے اور بتایا ہے کہ حاجیون کو حج کیونکر کرنا چاہیے، کسطرح پر آسائش مل سکتی ہے اسمین فرائض و سنن و نوافل کیا کیا ہین، عمرہ، سعی، حج، طواف، رمی جمار نحر وغیرہ وغیرہ کی کیا کیا صورتین ہین اور کن کن مقامات متبرکہ مین کون کون سی دعائین پڑھنی چاہیین زبان اردو ہے اور چھوٹی تقطیع کے (۱۰۴) صفحون پر تمام ہوئی ہے۔ قیمت (۶ر)

صفائی معاملات ۔ اس رسالہ مین بتایا گیا ہے کہ شرعی طور پر مسلمانون کو کسطرح معاملات صاف رکھنے چاہیین، کسب حلال کے کیا کیا فضائل ہین اور غذائے حرام سے بچنا کس قدر ضروری ہے۔ حجم (۴۵) صفحہ (اردو) قیمت (۲ر)

تحقیق محکم ۔ یہ رسالہ علم تصوف مین ہے، تصوف کے دقیق مسائل کی اسمین توضیح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ طریقت و شریعت کس قدر لازم و ملزوم ہین اور ایک مرد مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے (اردو) قیمت (۱ر)

نوٹ ۔ یہ سب کتابین دفتر البیان محمود نگر لکھنؤ سے مل سکتی ہین۔

فہرست کتب درسیہ مطبوعۂ مطبع اصح المطابع جو نہایت عمدہ خوشخط صحیح چھپی ہین

نام کتاب	قیمت	خلاصۂ مطالب
مجموعۂ نحو میر	۲ر	یہ نحو کی پہلی کتاب بارہا چھپ چکی ہے۔ مگر اب کی خاص اہتمام کے ساتھ بہت خوشنما صحیح واضح خط مین چھاپ دی گئی۔ پہلے اسمین آٹھ رسالے تھے اب کی ایک رسالہ تعریفات نحویہ کا اسمین اور بڑھا دیا گیا ہے۔
صرف میر	۲ر	علم صرف مین علامۂ زمانی میر سید شریف جرجانی کی تصنیف ہے نہایت سودمند مقبول عام کتاب ہے۔ اسمین ایک رسالہ اُردو مین اصول ہمزہ کا آخر مین اضافہ کر دیا گیا۔
شرح مائۃ عامل	۲ر	اسکی تعریف کرنا فضول ہے۔ مصرع حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را۔ ایک نسخہ خرید کیجیے پھر تعریف کیجیے۔
کافیہ	۵ر	سید شریف کی پوری شرح کافیہ فارسی اس پر چڑھائی گئی ہے اسکے علاوہ مختلف حواشی مشکل مقامات پر چڑھائے گئے ہین۔ اس مرتبہ طلبہ کے اصرار سے بہت صحیح واضح چھاپ دی گئی ہے۔
ہدایۃ النحو	۴ر	یہ کتاب ابکی مرتبہ نہایت صاف خوشخط بحواشی واضح بہت عمدہ قابل پسند چھپی ہے۔
فصول اکبری	۴ر	یہ علم صرف کی قدیم مشہور و معروف درسی کتاب ہے بڑی زحمت اور کوششون کے بعد اب یہ کتاب حسب خواہش طلاب بہت صاف خوشخط محشے نہایت صحیح چھپی ہے طلبا کو پہلی کی سی دقتین نہ اُٹھانی پڑینگی۔ اصل متن کی صحت متعدد قلمی و مطبوع نسخون سے کی گئی ہے۔
میزان و منشعب	۲ر	طلبہ کی آسانی کے واسطے نہایت صاف خوشخط مع حواشی جدیدہ مفیدہ کے حال مین یہ درسی صرف کی پہلی کتاب چھاپی گئی ہے۔
شرح جامی	۸ر	اسپر مولانا عبد الحکیم کا پورا حاشیہ چڑھا ہے گویا اسکی ایک مستقل شرح حاشیہ پر آپ کو مفت ملتی ہے اور جابجا حواشی مفیدہ بھی ہین۔ باضافہ چند جدید رسائل کے نہایت صحیح اور بہت ہی عمدہ چھپی ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔
نصر المقلدین	۴ر	اسمین فرقۂ وہابیہ کی تردید اور انکی پوری بیخکنی اور گوشمالی ہے۔ حنفیون کے لیے یہ کتاب بڑی یادگار ہے علما کو اسکا ایک ایک نسخہ پاس رکھنا چاہیے۔ یہ کتاب حال مین بڑے اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔
فتح المبین ضمیمۂ تنبیہ الوہابین	۱۲ر	اسمین غیر مقلدین کی کتاب ظفر المبین کا دندان شکن اور پورا جواب ہے قریب قریب چار سو علما کی تقریظین اور مہرین اسپر ثبت ہین یہ بڑے کام کی کتاب ہے۔ امام اعظم صاحب پر جو دو سو اعتراض کیے گئے تھے سب کا اسمین کافی و وافی جواب ہے۔
نصرۃ المجتہدین	۴ر	یہ کتاب دوبارہ مع حمایۃ المقلدین نہایت صحت اور عمدگی سے چھاپی گئی ہے۔ یہ تینون کتابین جسکے پاس رہینگی وہابی لامذہب اُسکے قریب بھی نہ آئینگے۔ بلکہ انکا نام سنکر ایسا بھاگین گے جیسا شیطان لاحول سے۔ یہ قابل دید کتاب ہے۔ اسکو دیکھکر بہت سے مذہب تائب ہوے۔

المشتہر عبد الولی بن مولانا عبد العلی صاحب آسی مدراسی۔ دفتر البیان۔ محلہ محمود نگر لکھنؤ